

سمیع الحق

مجلس شوریٰ ہال

۲۵ جولائی ۸۴ بارہ بجکر امانٹ

مسودہ قصاص و دیت

وفاقی کونسل میں کی گئی تقریر!

مسودہ قصاص و دیت پر ۲۵ جولائی ۸۴ وفاقی کونسل میں مولانا سمیع الحق کے دس منٹ کے محدود وقت میں کی گئی تقریر وفاقی کونسل سیکریٹریٹ کی ضبط کردہ شکل میں! (ادارہ)

مولانا سمیع الحق تحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم . بسم الله الرحمن الرحيم

جناب چیئرمین - یہ موضوع مختلف پہلوؤں کو لئے ہوئے ہے۔ اس لئے دس منٹ میں تو اس کو بیٹنا بڑا مشکل ہے میں صرف دو چار معمولی باتیں عرض کروں گا اس لئے کہ جو اختلافی نوٹ ہمارے سامنے آئے ہیں ان میں زیادہ تر ان باتوں پر رد دیا گیا ہے۔ سب سے پہلی چیز جو ساری نظر باقی انتشار کی اساس بن جاتی ہے اور جس کی طرف ابھی میرے دوست قاری سعید الرحمن صاحب نے بھی اشارہ فرمایا کہ حدیث کی جو عظمت اور حیثیت ہے اور جو تشریعی مقام ہے۔ اسلام میں حدیث کا اس پران و دستوں کی نظر نہیں پڑتی۔ قرآن کریم نے واضح طور پر بار بار حدیث کی تشریعی حیثیت کو اجاگر کیا ہے۔ اور اس کو حجّت تسلیم کرنا اسلام کی بنیادی شرط قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ولا يجتنبون أنفسهم من أجل ما قضيت ویسئلوا تسلیما (تیرے رب کی قسم) حضور اقدس کو خطاب ہے کہ یہ لوگ مومن نہیں بن سکتے جب تک تجھے ٹھارت، فیصلہ کرنے والا اور حکم نہ تسلیم کر لیں۔ پھر ان کے دل میں بھی آپ کے فیصلوں پر کچھ بوجھ محسوس نہ ہو آپ کے فیصلوں پر اور تسلیم ختم کر لیں۔

جناب چیئرمین - مولانا صاحب - یہ آیت کریمہ کل سے آج تک چار بار اس ایوان میں پڑھی جا چکی ہے۔

مولانا سمیع الحق چلتے میں دوسری آیت پڑھ لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُ إِذَا تَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُدَّ خِيفَةً مِنْهُمْ (الآیۃ)
کسی مومن اور مومنہ کو خواہ وہ مرد ہو یا خاتون ہو کوئی حق نہیں کہ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
صلہ کیا تو ان کو اس کے ماننے یا نہ ماننے کا اختیار ہو بلکہ وہ لازماً تسلیم کرے گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک خاتون آئی اور ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا۔ جیسے آج کل بھی
فحش و نگار جسم میں گوندھتے ہیں۔ تو گوندھنے کا حکم دریافت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
در اللہ تعالیٰ نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔ اس خاتون نے اس وقت یہی کہا کہ میں نے تو سارے قرآن کا مطالعہ
کیا ہے الم سے والناس تک۔ اس مسئلے کا ذکر مجھے قرآن میں تو نہیں ملا۔ اس کے ذہن میں بھی یہی تھا کہ قرآن
کریم میں جو بات ہے صرف وہی حجت ہے۔ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تو نے قرآن کریم کو غور سے
پڑھا ہوتا تو حضور اس حکم کو قرآن میں پالیتی۔ خاتون نے پھر کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرت عائشہ نے
فرمایا تو قرآن لے لو جہتہ اور فرمایا تو نے غور کیا ہوتا تو پڑھ لیتی پھر خود وضاحت کی۔

قرآن میں آیت ہے :- مَا تَأْتِيكُمُ الرُّسُلُ فَخُذُوهُ وَمَنْ حَاكَمَ عَنْهُ فَاتَّخِذُوا (الآیۃ)
اللہ نے فرمایا کہ جو حکم تمہیں رسولؐ نے دیا اور جو کچھ دیتا ہے اس کو لے لو اور جس چیز سے روکتا ہے
اس سے رک جاؤ۔ تو یہ اصول جب قرآن نے بیان کر دیا ہے تو ساری تفصیلات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان فرمائیں وہ گویا عین قرآن میں ہیں۔ تو ایک تو بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں نے اس سارے
مسئلہ میں حدیث کے ساتھ صحیح انصاف نہیں کیا۔ ہمارے فاضل دوست جو دہری الطاف وغیرہ نے اپنے اختلافی
نوٹ میں صفحہ ۳۴ میں یہاں تک لکھا کہ ۱۰ احادیث جن کا زیادہ تر بلکہ ۹۹ فیصد حصہ اخبار احاد پر مشتمل ہے
وہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ ان میں نہ تو حقانیت ہے اور نہ ہی پورا یقین شامل ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ حضرت
ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ ان سب سے جو روایت الگ الگ یا ایک ایک راوی
کے ذریعہ نقل ہوئیں اور جو اکیلے کسی صحابی نے سنی اور وہ امت کو بیان کی ان سب کو اخبار احاد کہا جاتا ہے
اب اگر احادیث کے سارے ذخیرے کو یہ کہا جائے کہ ان میں حقانیت ہی نہیں نعوذ باللہ پھر ہمارے پاس
رہ کیا جائے گا۔ دوسری بنیادی بات جس پر سارا زور دیا جاتا ہے کہ نصف دیت کے بارے میں جو روایت
ہے وہ ضعیف ہے تو اس کے بارے میں اتنی گزارش ہے کہ حدیث کا ایک سلسلہ جو ہے اس مسئلے کا اسی کو

انہوں نے نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ ایک حدیث میں روایت نہیں ہوا کہ عورت کی دیت نصف دیت سے بلکہ کئی مستند کتابوں جو صحاح ستہ میں شامل ہیں، ایسی کتابوں میں منقول ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی کتاب صحاح ستہ میں شامل ہوتی ہے۔ موطا امام مالک نے ان احادیث کو نقل کیا ہے جب کہ امت کا ایک بڑا طبقہ امام بخاری کی "صحیح" پر بھی اس کو ترجیح دیتا ہے۔ گو عام رائے یہ ہے کہ اصح المکتب بعد کتاب اللہ البخاری قرآن کے بعد صحیح ترین کتاب بخاری ہے۔ مگر امت کا ایک طبقہ خاص کہ مغربی ممالک، الجزائر، مراکش، تیونس اور افریقہ کے کئی علاقے وہ بخاری شریف پر بھی موطا امام مالک کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کنز العمال - نصب الرأیۃ اور مصنف عبد الرزاق جو امام بخاری کے استاد ہیں۔ ان سب نے ان روایات کو نقل کیا ہے۔ روایت بھی ایک سے نہیں ہے۔ حضرت عمر فاروق سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کی یہی رائے تھی۔

اور بلایع الصنائع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نصف دیت کا جو فیصلہ دیا تھا پورے صحابہ میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا اور سب نے اس کو تسلیم کر لیا تو یہ تمام صحابہ کرام کا اجماع قرار پایا۔ اس کے بعد یعنی خلفائے راشدین کے بعد ائمہ اربعہ کا زمانہ آتا ہے۔ سارے کے سارے ائمہ اربعہ اس مسئلے پر متفق ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے قدیم و جدید کسی عالم کا ایک قول اس کے خلاف نہیں سنا۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کے حامل ہیں۔ تو گویا ان سب کی اس کے بارے میں یہی رائے تھی۔ اور فقہ جعفریؒ فقہ زیدیؒ اور شیعہ مکتب فکر کے جتنے بھی فقہا ہیں۔ یہ ہمارے دوست علامہ سید محمد رضی مجتہد یہاں موجود ہیں میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سب فقہا شیعہ اس پر متفق ہیں کہ عورت کی دیت نصف دیت ہے۔ تو ہمارے ان دوستوں کو اس سارے ذخیرے میں سے ایک دو قول ملے ہیں۔

جناب والا! یہ ضروری مسئلہ ہے اس لئے اس کی تشریح کرنے کے لئے آپ مجھے ایک دو منٹ اور دیں یہ ساری بنیاد قرار دیا گیا اس سارے ہنگامے کی تو دو حضرات کا قول ہے۔ ایک ابو بکر اہم اور دوسرے ابن علیہؓ جب کہ بدقسمتی ہمارے یہ دوست کسی نام اور لفظ کا تلفظ بھی صحیح ادا نہیں کر سکتے۔ کبھی اس کو ابن اولیاء لکھتے ہیں کبھی اس کو کیا کہتے ہیں۔ ابن علیہ اور اصم ان پر ہمیں سوچنا ہے کہ یہ ہیں کون لوگ؟

اور سب سے پہلے ان کی یہ رائے امام ابن قدامہ نے المغنی میں نقل کی۔ ان دو حضرات کی رائے نقل کرتے وقت وہ کہتے ہیں۔ ان راویوں کے علاوہ کسی اور سے (یعنی نامعلوم راوی سے) مذکور ہے کہ ابن علیہ اور ابن اصم

یہ کہتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کے مساوی ہے۔ ان راویوں کا نام تک نہیں لیا گیا۔ پھر ان علیہ اور ابن اعم کا قول ذکر کرنے کے بعد ابن قدامہ نے صراحت کر دی ہے کہ یہ قول پوری امت کے ہاں متروک ہے۔ کسی نے اس کو اختیار نہیں کیا۔ اب ہم ان دونوں کو علم حدیث کے رجال اور اسماء الرجال کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ کہ دونوں کون ہیں۔ اسماء الرجال کا علم اس امت کا عظیم الشان قابلِ فخر کا زنامہ ہے۔ ہر راوی کو محدثین نے جرح اور تعدیل کے علماء نے پرکھا ہے۔ تو اب سب سے پہلے ابو بکر اضم کو لیتے ہیں۔ جرح و تعدیل کی کتابوں میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ انہوں نے ایک راوی کا نام لے کر کہا۔ کہ میں اس کو بھی ابن علیہ پر ترجیح دوں گا۔ امام نسائی نے کہا متروک ہے۔ یہ شخص بالکل محدثین کے مقبول نہیں ہیں ابن معین نے کہا کہ یہ متروک ہے۔ اسماء الرجال کی ایک مستند کتاب لسان المیزان ہے۔ اس نے تو پوری قلعہ کھول دی۔ وہ لکھتا ہے کہ ابو بکر....

جناب چیرمین۔ مولانا قبلہ کل بھی یہ بات ہوئی جو آپ بتا رہے ہیں اور آج صبح آپ سے پہلے بھی ایک صاحب نے انہی کتابوں کے حوالے سے یہ چیزیں بتائیں بار بار کیوں وہی باتیں دہرا رہے ہیں۔
مولانا سمیع الحق۔ میں نے اس مسئلہ پر یہ اختلافی نوٹ دیا تھا کہ دفعہ ۲۸ کے بارے میں جب قرآن کریم اور احادیث اور فقہاء کی واضح ہدایات ہیں تو اسے...

جناب چیرمین۔ اس طرح سے درودوں کا حق مارا جائے گا اور کوئی بات نہیں ہے۔
مولانا سمیع الحق۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ (نصف دیت) اتنا واضح، قطعی ہے اور مسئلہ ہے اگر اس کو اسی ایوان میں طے شدہ قرار دیا جاتا اور جو اللہ اور رسولؐ نے فیصلہ کیا تھا اس پر ہم سب حضرات و خواتین تسلیم ختم کر لیتے اور اس کو کسی سپریم کورٹ، کسی ادارے کے پاس مزید تفصیل کے لئے نہ بھیجتے تو اچھا ہوتا۔ کیوں کہ اس قیض ہزاروں ایسے کیس ہیں جو اس آرڈینیٹس کے نفاذ کے منتظر ہیں۔ سینکڑوں لوگ جو کال کوٹھڑیوں میں ایک ایک لمحہ گ رہے ہوں گے کہ کب یہ نافذ ہوگا۔ اور کب مصلحت کی راہ کھلے گی۔ اور ہمیں انصاف مہیا ہوگا۔ اگر اس کو ہم اس طرح ملتوی کر دیں تو اس آرڈینیٹس کے نفاذ میں مزید تاخیر ہو جائے گی۔ پھر اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے بیان کردہ مسائل میں ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں۔ اس میں نہ عورتوں سے زیادتی کی گئی ہے نہ مردوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اور غیر مسلم سب کا خالق ہے۔ اور آزاد اور عبد تک کا قصاص میں مساوات رکھا گیا ہے اسلام میں۔

صرف دیت کے ایک مسئلہ میں جو صرف قتل خطا کی صورت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ تفصیل ہے۔ واضح حدود اور ہدایات ہمارے سامنے ہیں۔ تو میری رائے یہ ہے کہ ہمارے معزز ارکان اس مسئلے کو بھی جس طرح اس کی تشریح قرآن میں ہے اسی طرح رکھیں اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں اس کی تفصیل تھی کہ مقدار نصف دیت ہوگی اور اسی کو رکھا جائے۔
جناب چیرمین۔ مولانا صاحب بہت بہت شکریہ!